روزنامہ جنگ مذہبی ونگ اور ادارہ صراط مستقیم کے زیر اہتمام

عقیدہ توحید کانفرنس

اہتمام: شبیر اللہ خان

رپورٹ: افتخار احمد

معاونین: طارق فیضی، مرزا وسیم، خرم رانا، عمران خان

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی (مہتمم اعلیٰ ادارہ صراط مستقیم پاکستان)

یہ امت اپنے خمیر اور ضمیر کے لحاظ سے یہود ونصاریٰ کی طرح ہے ہی نہیں کہ ان کی طرح کفر وشرک کے ببول ان کے دلوں کی پاکیزہ وادیوں میں ہر طرف اگنا شروع ہوجائیں

چونکہ ایمان اصطلاحی اور شرک آپس میں ضدیں ہیں یہ ایک جگہ جمع ہی نہیں ہوسکتے، اگر ایمان ہے تو شرک نہیں اگر شرک ہے تو ایمان نہیں۔ چنانچہ ایسا نہیں ہوسکتا مسلمان بھی اور مشرک بھی اور کلمہ گو بھی اور مشرک بھی

اللہ تعالیٰ کا امت مسلمہ پر خصوصی فضل وکرم ہے۔ کہ یہ امت آج بھی عقیدہ توحید پر پختگی سے قائم ہے۔ سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ان تھک کاوشوں اور جامع طریقہ تبلیغ سے نور توحید ورسالت سے یوں سینے روشن ہوئے کہ آگے سینوں سے سینوں کی طرف یہ روشنی پھیلتی ہی چلی گئی۔ اس امت نے عقیدہ توحید پر ڈٹے رہ کر چودہ صدیوں کا سفر طے کیا ہے۔ اس میں ختم نبوت کی برکات اور قرآن مجید کے فیوض کا بڑا کردار ہے۔ آج گلشن امت میں جو عقیدہ توحید کے سنبل وریحان کھلے ہوئے ہیں اور ملت کی کھیتی ہری بھری نظر آتی ہے۔ اس میں قرون اولیٰ کے مسلمانوں اور بالخصوص جماعت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جانفشانی کارفرما ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے اس آخری اور سردار امت کو ختم کرنے کیلئے بڑے بڑے طوفان اٹھے اور آندھیاں آئیں فتنے ابھرے افتراق و انتشار کی آریاں چلیں مگر اس امت کے کسی بدخواہ کی یہ ظالمانہ حسرت ''کہ مسلمانوں میں سے اکثر مشرک ہوں اور اکثر بلاد اسلامیہ شرک سے بھر چکے ہوں'' پوری ہوئی ہے اور نہ ہی ان شاء اللہ تعالیٰ کبھی پوری ہوگی۔ یہ امت آج بھی اسی عقیدہ پر ہے صرف اللہ ہی واجب الوجود اور وہی معبود ہے۔ اسکی ذات میں بھی کوئی شریک نہیں اور صفات میں بھی کوئی شریک نہیں ہے۔ یہ امت اپنے خمیر اور ضمیر کے لحاظ سے یہود ونصاریٰ کی طرح ہے ہی نہیں کہ ان کی طرح کفر وشرک کے ببول ان کے دلوں کی پاکیزہ وادیوں میں ہر طرف اگنا شروع ہوجائیں۔

خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی ﷺ

یہ ٹھیک ہے ہمارے رسول محتشم نور مجسم ﷺ کو گلشن امت میں ریاکاری، رغبت دنیاداری اور مادہ پرستی کی جڑی بوٹیوں کے اُگ آنے کا خطرہ تھا۔ مگر جڑی بوٹیوں کے وجود سے اصلی شجرہ طیبہ کی فصل کا انکار یا جڑی بوٹیوں پہ سپرے کی آڑ میں گلشن شجرہ طیبہ کو پامال کرنا مالی سے عداوت، گلشن پہ ظلم اور اصلاح کے پردے میں فساد ہے۔

اس پس منظر میں حقیقت سے آگہی اور معرفت توحید کی خاطر معیار الوہیت کو سمجھنے کے لیے روزنامہ جنگ مذہبی ونگ نے ادارہ صراط مستقیم کے تعاون سے تیسری سالانہ ایک روزہ خصوصی نشست عقیدہ توحید کانفرنس کا انعقاد کیا۔ پروگرام کی صدارت صاحبزادہ ولید احمد شرقپوری نے کی۔

دیگر مہمانان گرامی میں صوفی غلام سرور صاحب (والد گرامی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی)، میاں ولید احمد شرقپوری آستانہ عالیہ شرقپور شریف، پیر سید محمد نوید الحسن شاہ مشہدی آستانہ عالیہ بھکھی شریف، پیر سید محمد عظمت علی شاہ بخاری آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف، پیر سید داراحمد عالم قادری آستانہ عالیہ کھرپڑ شریف و مہتمم جامعۃ الحبیب، پیر سید محمد ضیاء الاسلام شاہ گیلانی آستانہ عالیہ ناروالی شریف گجرات، پیر سید کرامت علی حسین شاہ آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف، پیر سید محمد ریاض الحسن شاہ چکوال، پیر محمد محمود الحق شاہ منڈی بوریوالہ شریف، پیر سید محمد عنایت الحق شاہ راولپنڈی، پیر سید محمد خلیل الرحمٰن شاہ عارف والا، قاضی محمد محمود احمد اعوان شریف، پیر محمد معظم الحق معظم آباد شریف سرگودھا، صاحبزادہ محمد عطاء الحق حسینی شکر گڑھ، پیر سید محمد تبسم بادشاہ اٹک، شیخ الحدیث حافظ محمد عبدالستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ لاہور، شیخ الحدیث مفتی محمد عبداللطیف جلالی جامعہ نعیمیہ لاہور، قاضی مظفر اقبال رضوی چیئرمین سنی ایکشن کمیٹی، استاذ العلماء قاضی محمد عبدالرحمٰن جلالی سیکریالی، استاذ العلماء حضرت مفتی ظہور احمد جلالی مہتمم جامعہ محمدیہ اہلسنت مانگا منڈی، استاذ العلماء مفتی غلام محمد بندیالوی، شیخ الحدیث مفتی غلام حیدر خادمی جامعہ نعمانیہ سیالکوٹ، شیخ الحدیث حافظ محمد اسد اللہ نوری بصیر پور شریف، استاذ العلماء مولانا بشیر احمد فردوسی حاصل پور، صاحبزادہ محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان، ڈاکٹر محمد راغب حسین نعیمی مہتمم جامعہ نعیمیہ لاہور، مولانا محمد شاداب رضا قادری مرکزی رہنما سنی تحریک، صاحبزادہ محمد داؤد رضوی نائب امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان، شیخ الحدیث مولانا خادم حسین رضوی امیر فدایان ختم نبوت پاکستان، صاحبزادہ محمد رضائے مصطفیٰ نقشبندی امیر تحفظ ناموس رسالت محاذ، پیر محمد اطہر القادری مرکزی رہنما سنی اتحاد کونسل، صاحبزادہ محمد انعام اللہ کیلانی جامعہ مدینۃ العلم گوجرانوالہ، پیر سید محمد خورشید احمد شاہ کھروڑ پکا، مولانا محمد بشیر مصطفوی میرپور آزاد کشمیر، پروفیسر راؤ ارتضیٰ حسین اشرفی صدر شعبہ اسلامیات ایف سی کالج لاہور، پیر سید ظفر علی شاہ بنوری کونیئر ادارہ صراط مستقیم پاکستان صوبہ خیبر پختونخواہ، مفتی اسرار احمد حبیبی کونیئر ادارہ صراط مستقیم پاکستان صوبہ بلوچستان، ڈاکٹر محمد عبدالقدوس کونیئر ادارہ صراط مستقیم آزاد کشمیر، محمد فرحان قادری رہنما ادارہ صراط مستقیم پاکستان صوبہ سندھ، مولانا محمد ارشاد احمد جلالی جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام داروغہ والا لاہور، مولانا محمد عزیز الدین کوکب راولپنڈی، مولانا پیر سید فضل قدیر شاہ فیصل آباد، مولانا قاضی شمس الزمان قادری دارالسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ، غازی محمد ثاقب شکیل جلالی کھاریاں، انجینئر محمد آصف قادری اسلام آباد، حضرت مولانا محمد اسلم خان نقشبندی میر پور اور تقریباً ایک لاکھ سے زائد فرزندان اسلام نے بھرپور شرکت کی۔

اس موقع پر خصوصی خطاب ادارہ صراط مستقیم پاکستان کے بانی اور معروف عالم دین مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی نے کیا۔ انھوں نے کہا کہ عقیدہ توحید امت کی عظیم میراث اور سرمایہ ایمان ہے جس کی بنیاد پر اسلام دشمن سامراجی طاقتوں کیخلاف عالم اسلام کو متحد کیا جائے گا۔

اُن کا کہنا تھا کہ معرفت توحید کی خاطر معیار الوہیت کو سمجھنا ضروری ہے، معیار الوہیت، واجب الوجود ہونا اور مستحق عبادت ہونا ہے اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو ایسا مانا گیا تو شرک ہوگا اس کی تین صورتیں ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو واجب الوجود یعنی ازلی ابدلی دائمی مانا جائے۔ اگرچہ اسے معبود نہ مانا جائے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو مستحق عبادت مانا جائے اگرچہ اسے واجب الوجود نہ مانا جائے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو واجب الوجود بھی مانا جائے اور مستحق عبادت بھی مانا جائے۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اگر معیار الوہیت یہ مانا جائے تو پھر تو مکہ کے مشرکین کا بھی شرک ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ بھی اپنے بتوں کو واجب الوجود نہیں مانتے تھے۔ انہوں نے دلیل کے طور پر یہ آیت پیش کی ہیں۔ قرآن مجید میں ہے۔

''وہ کہتے ہیں کہ یہ بُت اللہ کے نزدیک ہمارے سفارشی ہیں'' (سورۃ یونس آیت ۱۸)

نیز قرآن مجید میں مشرکین کا یہ دعویٰ بھی موجود ہے۔

''کہتے ہیں ہم تو انہیں صرف اتنی بات کیلئے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے ہاں نزدیک کردیں'' (سورۃ زمر آیت نمبر۳)

ان آیات میں مشرکین مکہ بتوں کے واجب الوجود ہونے کا قول نہیں کر رہے بلکہ پہلی آیت کے مطابق وہ بتوں کو محض سفارشی مانتے تھے اور دوسری آیت کے مطابق وہ بتوں کو اللہ کے قرب کا ذریعہ مانتے تھے۔ تو پتہ چلا کہ کسی کو واجب الوجود مانے بغیر بھی شرک پایا جاسکتا ہے۔

اُن لوگوں کی غلط فہمی دور کرنے کیلئے یہ کہوں گا تمہاری دلیل تب صحیح ہے جب رب تعالیٰ کے سوا صرف کسی کو واجب الوجود ماننے ہی سے شرک لازم آتا۔ جبکہ ایسا نہیں ہے بلکہ شرک تو رب کے سوا کسی کو معبود ماننے سے بھی لازم آجاتا ہے اگرچہ اسے واجب الوجود نہ مانا جائے جیسا کہ ہم نے شرک کی دوسری قسم میں ذکر کیا ہے جو دونوں آیات پیش کی گئیں ان میں شرک کی اگرچہ پہلی وجہ واجب الوجود ماننے والی نہیں پائی گئی مگر دوسری وجہ معبود ماننے والی پائی گئی ہے۔ سورۃ یونس کی آیت نمبر۱۸ کا جو حصہ پیش کیا گیا ہے پوری آیت اگر پڑھی جائے تو جواب اسی میں موجود ہے۔ پوری آیت یوں ہے۔

''اور اللہ کے سوا انہیں پوجتے ہیں جو ان کو کچھ نقصان نہیں دے سکتے اور نہ ہی ان کا کچھ بھلا کرسکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں''۔

ایسے ہی دوسری آیت میں بھی بتوں کی عبادت کا ذکر موجود ہے۔ ملاحظہ ہو

اور وہ جنہوں نے اس کے سوا اور والی بنا لیئے کہتے ہیں ہم تو انہیں صرف اتنی بات کیلئے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے پاس نزدیک کردیں۔

چنانچہ ہمارے معیار الوہیت کے مطابق مکہ کے مشرکین کا شرک واضح طور پر ثابت ہے ہاں مسلم امہ شرک کے ناحق تیروں سے محفوظ ہے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید کی جن جن آیات کا سہارا لیکر کچھ لوگ ہمارے بیان کردہ معیار الوہیت کا انکار کرتے ہیں اگر وہ بغور دیکھیں یا ضد چھوڑیں تو یہ بات بالکل واضح ہے۔ ان آیات میں جن لوگوں کو مشرک کہا گیا ہے یا جن امور کو شرک کہا گیا وہاں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو واجب الوجود یا مستحق عبادت ماننے کا جرم ضرور پایا گیا ہے۔

یہ بھی ذہن میں رہے۔ یہاں ان کے دو جرم ہیں ایک تو یہ کہ وہ بتوں کو صرف سفارشی یا ذریعہ نہیں مانتے تھے بلکہ انہیں معبود مان کے پھر انہیں سفارشی اور ذریعہ مانتے تھے اور دوسرا جرم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں انہیں سفارشی اور ذریعہ مان رہے تھے جو رب کے برگزیدہ نہیں تھے بلکہ ان مشرکوں نے جنہیں رب کا شریک مانا ہوا تھا انہیں ہی سفارشی بھی بنا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے دربار میں سفارشی یا وسیلہ تو انہیں مانا جائے جن سے اللہ تعالیٰ کو پیار ہو اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں ان کی عزت و وقار ہو۔ یہ مطلب تب حاصل ہوسکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے پیاروں کو معبود مانے بغیر اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارشی یا وسیلہ مانا جائے۔ جبکہ مشرکین دو جرائم کی وجہ سے ایسا نہیں کر رہے تھے۔ بلکہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے بقول وہ یہ بھی مطلب سمجھے بغیر کہہ رہے تھے کہ بت ہمارے سفارشی ہیں جیسا کہ آگے آئے گا۔ کچھ لوگ امت مسلمہ میں سے اکثریت کے مشرک ہونے کا ثبوت اس آیت سے پیش کرتے ہیں۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ۔ (سورۃ یوسف آیت نمبر۱۰۶)

مذکورہ مقصد ثابت کرنے کیلئے یہ آیت برصغیر میں سب سے پہلے مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں پیش کی۔ الفاظ ملاحظہ ہوں۔

''اور دعویٰ مسلمانی کے کیے جاتے ہیں سبحان اللہ یہ منہ اور یہ دعوے سچ فرمایا اللہ صاحب نے سورۃ یوسف میں وما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون۔

ترجمہ:۔ اور نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر شرک کرتے ہیں۔ یعنی اکثر جو دعویٰ ایمان کا رکھتے ہیں شرک کرتے ہیں'' (تقویۃ الایمان صفحہ۵، مطبع فاروقی دہلی)

قارئین اس آیت کا یہ ترجمہ اور یہ تشریح کسی لحاظ سے بھی درست نہیں ہے۔

۱۔ لفظ مسلمان یا کلمہ گو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے پر بولا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ آیت کا جو مطلب نزول قرآن کے وقت تھا وہی آج بھی ہے اب یہ ترجمہ دور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں لے جائیں ''اور نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر شرک کرتے ہیں''۔ پھر دور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں تین قسم کے لوگ تھے مسلمان مشرک اور منافق۔ جب اس کے ترجمہ میں لفظ مسلمان بولا گیا تو واضح کردیا گیا کہ مشرک اور منافق ان دو طبقوں کی بات نہیں ہو رہی۔ بلکہ مسلمانوں کی بات ہو رہی ہے دور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مسلمان تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہی تھے تو اس ترجمہ کے مطابق معاذ اللہ ان میں سے اکثریت پر شرک کا فتویٰ لازم آئے گا جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔

(۲) اس آیت کا ماقبل دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ بات مسلمانوں کی ہے نہیں بلکہ مشرکین کی ہے۔ اس سے پہلے کی تین آیات کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

''اور اکثر لوگ تم کتنا ہی چاہو ایمان نہیں لائیں گے'' (آیت نمبر۱۰۳)

''اور تم اس پر ان سے کچھ اجرت نہیں مانگتے یہ تو نہیں مگر سارے جہانوں کو نصیحت'' (آیت نمبر۱۰۴)

''اور کتنی نشانیاں ہیں آسمانوں اور زمینوں میں کہ اکثر لوگ ان پر گذرتے اور ان سے اعراض کرنے والے ہیں''۔ (آیت نمبر۱۰۵)

قارئین آیت نمبر۱۰۳ میں ہے اکثر لوگ مومن نہیں ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے۔ (آیت نمبر۱۰۴) میں فرمایا میرے محبوب ﷺ تم ان سے یعنی اکثر لوگ جو مومن نہیں ہیں اجر نہیں مانگتے پھر (آیت نمبر۱۰۵) میں فرمایا یہ اکثر لوگ جو مومن نہیں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے اعراض کرنے والے ہیں آگے (آیت نمبر۱۰۶) ہے۔ جس میں ہم بحث کر رہے ہیں وہ ہی اکثر لوگ جو مومن نہیں ہیں وہ ہی مشرک ہیں۔ اسلوب سے بھی واضح ہے۔ مسلمانوں کو مشرک نہیں کہا گیا۔

(۳) اصل میں بات یہ ہے کہ ایک ایمان لغوی ہوتا ہے اور دوسرا ایمان اصطلاحی ایمان لغوی ہے کسی بھی چیز کا اعتراف کرنا اسے تسلیم کرنا۔ مشرکین مکہ کا ایمان لغوی تھا قرآن مجید میں ہے کہ وہ رب ذوالجلال کو خالق اور رازق مانتے تھے۔ مگر اس ایمان کی وجہ سے مشرکین مکہ کو مسلمان یا کلمہ گو نہیں کہہ سکتے کیونکہ کسی پر کلمہ گو یا مسلمان کا لفظ تب بولا جائے گا جب اس میں ایمان اصطلاحی پایا جائے چنانچہ ''وما یومن اکثرھم باللہ'' میں جن کا ذکر ہے ان میں سے ایک بھی کلمہ اسلام پڑھنے والا نہیں تھا وہ اللہ تعالیٰ کو خالق رازق کہتے تھے مگر لا الہ الا اللہ نہیں پڑھتے تھے چنانچہ اس آیت کا ترجمہ ''اور نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر شرک کرتے ہیں''۔ کرنا خیانت اور ظلم ہے۔

(۴) اگر یہ آیت مسلمانوں کے بارے میں سمجھیں اس آیت نمبر۱۰۶ کا آیت نمبر۱۰۳ سے تعارض اور ٹکراؤ لازم آجائے گا کیونکہ آیت نمبر۱۰۳ میں جنہیں کہا گیا وہ مومن نہیں ہے۔ آیت نمبر۱۰۶ میں انہیں ہی مسلمان کہنا لازم آئے گا پتہ چلا آیت نمبر۱۰۳ میں جنہیں کہا گیا وہ مومن نہیں ہیں مراد ہے اصطلاحی مومن نہیں ہیں اور آیت نمبر۱۰۶ میں جو کہا گیا ایمان لاتے ہیں پھر بھی مشرک ہیں مراد ہے لغوی ایمان لاتے ہیں مگر اصطلاحی نہیں لاتے۔ یہی مضمون ائمہ مفسرین نے یہاں بیان کیا ہے۔

چونکہ ایمان اصطلاحی اور شرک آپس میں ضدیں ہیں یہ ایک جگہ جمع ہی نہیں ہوسکتے۔ اگر ایمان ہے تو شرک نہیں اگر شرک ہے تو ایمان نہیں چنانچہ ایسا نہیں ہوسکتا مسلمان بھی اور مشرک بھی اور کلمہ گو بھی اور مشرک بھی۔

کچھ لوگ اس امت توحید میں شرک جلی کے وجود کو ثابت کرنے کیلئے یہ بھی دلیل پیش کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کے لات اور عزی کی عبادت کی جائے گی''۔

یہاں بھی اگر پوری حدیث سامنے رکھی جائے تو حدیث رسول ﷺ ہی میں اس وہم کا جواب موجود ہے۔ چنانچہ حدیث کا متن ملاحظہ ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا رات اور دن نہیں جائینگے یہاں تک کے لات اور عزی کی عبادت کی جائے گی میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کیساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اگر چہ مشرکین کو اچھا نہ لگے''۔ (سورۃ الصف آیت نمبر۹)

میں یقین کیے ہوئی تھی یہ دین تام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جتنا چاہے گا اس دین کو عروج ملے گا اور یہ غالب ہوگا پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس کے نتیجے میں جس انسان کے دل میں رائی جتنا بھی ایمان ہوگا وہ فوت ہوجائے گا پیچھے صرف وہی بچے گا جس میں خیر نہیں ہے۔ پس وہ لوگ اپنے آبا کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔ (مسلم حدیث نمبر۲۹۰۷)

اس حدیث شریف کے الفاظ سے واضح نظر آرہا ہے کہ یہ حدیث امت توحید میں شرک جلی کے ثبوت کیلئے پیش نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ اس حدیث میں لات عزی کی پرستش کا ذکر ہے تو یہ اس وقت کی بات ہے کہ روئے زمین پر ایک بھی مومن موجود نہیں ہوگا۔ اب تو اللہ کے فضل سے رسول اللہ ﷺ کی نگاہ عنائیت سے ایک ارب اور ساٹھ کروڑ کے نزدیک مسلمان موجود ہیں مساجد میں نمازی ہیں کعبہ کے گرد طواف کرنے والے ہیں گھر گھر میں قرآن پڑھا جارہا ہے چنانچہ اس حدیث شریف میں امت مسلمہ کی اکثریت کو شرک میں گرفتار ثابت کرنے کیلئے ایک لفظ بھی موجود نہیں ہے۔

امت مسلمہ میں شرک جلی کے اثبات کیلئے ایک اور حدیث کا بھی سہارا لیا جاتا ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

''تم ضرور پہلے لوگوں کے طریقہ کی پیروی کروگے بالشت بالشت کیساتھ اور ہاتھ ہاتھ کیساتھ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوتے تھے تو تم بھی ان کی پیروی کروگے ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہود ونصاریٰ کی پیروی کی بات ہو رہی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اور کس کی ہو رہی ہے؟''

یہاں بھی امت توحید میں شرک جلی ثابت کرنے والے طبقے کی خواہش کا سامان نہیں ہے اگر وہ سمجھتے ہیں جو کچھ یہود ونصاریٰ نے کیا تھا وہ ہر جرم یہ امت بھی کرے گی پھر جیسے انہوں نے شرک کیا ویسے یہ امت بھی کرے گی یہ درست نہیں ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے انہوں نے انبیاء علیہم السلام کو قتل کیا۔ جبکہ امت مسلمہ نے ایسا نہیں کیا انہوں نے کتابوں میں تحریف کی جبکہ امت مسلمہ نے ایسا نہیں کیا۔ پتہ چلا بعض کاموں میں یہ امت ان کی پیروکار بن جائے گی اور ان بعض میں پیروی مکمل ہوگی نیز اس حدیث میں بدعملی میں موافقت مراد ہے کفر وشرک میں ان سے موافقت مراد نہیں ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو اسی حدیث کی شرح میں امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔

فی المعاصی والمخالفات لا فی الکفر

(الدیباج جلد نمبر۶ صفحہ۱۰۳، شرکہ، دار ارقم)

''یہاں گناہوں اور خلاف شرع کاموں میں موافقت مراد ہے کفر میں نہیں''۔

نیز امام شہاب الدین قسطلانی متوفی ۹۳۳ھ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

فی المعاصی لا فی الکفر (ارشاد الساری شرح بخاری جلد نمبر۱۰ صفحہ ۳۲۸ ط۔ دار الفکر)

''یہ گناہوں میں موافقت مراد ہے کفر میں نہیں''۔

چنانچہ یہ امت خیر الامم ہے حفاظتی تدابیر تو ہر مرض سے لازم ہیں تو شرک سے بھی لازم ہیں چنانچہ ایسی احادیث کو بھی امت کو شرک جلی میں ڈوبا ہوا ثابت کرنے کی دلیل نہ بنایا جائے۔ قرآن مجید کی حفاظت رب ذوالجلال نے اپنے ذمہ کرم پہ لی ہوئی ہے ہمیں یقین ہے اسے کوئی بدل نہیں سکتا لیکن حفاظتی تدابیر تو یہاں بھی ہیں جو تعلیم و تعلم اور دیگر امور سے جاری ہیں حالانکہ قرآن کو بدل دینا معاذ اللہ امکانی طور پر یوں نہیں جیسے شرک ہے پھر بھی احتیاطی تدابیر ضرور ہیں۔

اس امت میں شرک جلی نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی کرے تو ہوگا ہی نہیں۔ امکان ہے مگر امت کا دستور یہ ہے کہ ایسا کرتی نہیں ہے۔ جیسے کہا جائے کہ مسلمان وضو کے بغیر نماز نہیں پڑھتے اگر کوئی کہے میں وضو کے بغیر پڑھ کے دکھاتا ہوں تو اس حرکت سے دستور پھر بھی یہی رہے گا کہ مسلمان وضو کے بغیر نماز نہیں پڑھتے۔ یہ نہیں کہا جائے گا یہ امت وضو کے بغیر نماز پڑھنے والی امت ہے یا یہ کہا جائے اکثر نمازی ہیں جو وضو کے بغیر نماز پڑھتے ہیں۔ وضو میں کوئی غلطی ہوجائے تو علیحدہ بات ہے مگر امت نماز کیلئے وضو کو لازم سمجھتی ہے اس امکان کی بنیاد پر شرک کا پورا مکان بنانا یوں ہی ہے۔

جن احادیث میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یہ ذکر ہے کہ آپ ﷺ نے شرک نہ کرنے پر حلف لیا۔ امت کی شرک سے حفاظت کیلئے دعائیں مانگیں تو ان سے بھی یہ استدلال نہیں کیا جاسکتا کہ آج یہ امت شرک میں ڈوب چکی ہے۔ کیونکہ حلف جن سے لیا تھا انہیں صحابہ کے بارے ہی میں تو پہلے نمبر پر فرمایا خدا کی قسم مجھے میرے بعد تمہارے مشرک ہونے کا کوئی خطرہ نہیں ہے بعد والے تو اس خطاب میں دوسرے نمبر پر داخل ہوئے۔ ایسے ہی جہاں تک دعا کا تعلق ہے دعا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیلئے بھی مانگی۔

اللّٰھم امضِ لاصحابی ھجرتھم ولا تردھم علیٰ اعقابھم (بخاری حدیث نمبر۳۹۳۶)

اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت نافذ فرما دے اور انہیں انکی ایڑیوں کے بل نہ لوٹانا۔

آج امت میں توہم شرک کی بنیاد پر قبر اور بت کے اشتراک کے تاثر پر معاشرہ میں ہندوانہ سوچ اجاگر کی جارہی ہے جیسے قبر کا طواف یا اسے سجدہ کرکے اسکی بت سے مشابہت پیدا کرنا جرم ہے۔ ایسے ہی فکری طور پر قبر اور بت میں لیٹی اور کھڑی مورتی کہہ کر مماثلت ثابت کرنا بھی جرم ہے۔

اگر اسلامی تعلیمات کو دیکھا جائے تو یہ امور ثابت ہیں۔

۱۔ اگر بندہ بیمار ہوجائے یا فوت ہوجائے تو اس کے پاس بیٹھے ہوئے کی دعا قبول ہوجاتی ہے۔ (مسلم حدیث نمبر۹۱۹)

۲۔ جس بدن سے روح نکل گئی ہے اس کی بھی تعظیم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو جنازہ کیساتھ سواریوں پہ دیکھا تو فرمایا تمہیں حیا نہیں آئی فرشتے قدموں پر چل رہے ہیں اور تم سواریوں پہ بیٹھے ہو۔ (مشکوٰۃ صفحہ۱۴۶)

۳۔ چارپائی پر میت آواز دیتی ہے اگر نیک ہو تو کہتی ہے مجھے جلدی لے چلو (بخاری جلد۹ صفحہ۳۱۱)

۴۔ قبر کی مٹی مومن کے خمیر میں شامل کی جاتی ہے۔ (مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر۶۵۳۲)

۵۔ ہر جمعہ کو والدین کی قبر پر حاضری سے بندے کی مغفرت ہوتی ہے۔ (کنز العمال جلد ۱۶ حدیث نمبر۴۵۴۸۷)

۶۔ بندہ مومن کی قبر جنت کے باغوں میں سے باغ ہوتی ہے۔ (ترمذی حدیث نمبر۲۴۶۰)

۷۔ مومن کی قبر پر قدم رکھنا چنگاری جو بدن کو جلا دے اس پر قدم رکھنے سے انسان کیلئے زیادہ نقصان دہ ہے۔ (مسلم حدیث نمبر۹۷۱)

۸۔ قبر میں مدفون مومن قدموں کی آہٹ بھی سنتا ہے۔ (بخاری حدیث نمبر۱۳۳۸)

۹۔ حدیث تلقین کے مطابق قبر میں مدفون کو یا حرف ندا سے آواز دی جائے تو وہ سنتا ہے تلقین کے الفاظ قبر میں بولنا شروع ہوجاتا ہے۔ (تبریزی حدیث نمبر۱۷۱۷)

۱۰۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ کے مطابق تدفین کے بعد قبر کے گرد کھڑے رہنا چاہیے اور پڑھتے رہنا چاہیے اس سے قبر والا قبر سے مانوس ہوجاتا ہے اور منکر نکیر کے جواب میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔ (مسلم حدیث نمبر۱۲۱)

ان تمام احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ بت اور فوت شدہ انسان میں زمین وآسماں کا فرق ہے ایسے ہی بت میں اور قبر میں واضح فرق ہے۔ بت کیساتھ زندگی کا تعلق تینوں زمانوں میں سے کسی زمانہ میں نہیں ہے۔ جبکہ فوت شدہ مومن ایسا نہیں ہے۔ بت کو یا سے ندا جائز نہیں جبکہ بندہ مومن کو جائز ہے۔ بتوں کو قرآن مجید میں کہا گیا۔

اموات غیر احیاء (مردہ ہیں زندہ نہیں) (سورۃ نحل آیت ۲۱)

لیکن قرآن مجید کی تعلیمات سے پتہ چلتا ہے مومن تو یہ شان بھی پالیتا ہے۔ ''احیاء غیر اموات'' زندہ ہیں مردے نہیں ہیں۔

اگر کوئی اولیاء کے مزارات پر حاضری سے اس لیے بیزار ہے کہ وہاں جانے سے ہندو طعنہ دیں گے اور اسے صنم پرستی کہیں گے۔ تو بت پرست تو حجر اسود کے بوسے کو بھی صنم پرستی سے ملاتا ہے وہ تو کسی مومن کا جنازہ پڑھنے والوں کو طعنہ دے سکتا ہے کہ ہم کھڑی مورتی کو پوجتے ہیں تم لیٹی ہوئی مورتی کو پوج رہے ہو یہ تو مومن کو پتہ ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے جیسے کسی ہندو کے طعنے پہ ہم حجر اسود کے بوسے اور نماز جنازہ کو ترک نہیں کرسکتے ایسے ہی ہندوانہ سوچ کے سامنے شکست کھاکے ہم مزارات پر شرعی حاضری کو بھی ترک نہیں کرسکتے بلکہ ہم ہندو پر واضح کریں تیرا بت اور اسکا پجاری اور ہے مزارات اولیاء اور انکے زائرین کا معاملہ اور ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے ایک سوال کیا گیا جو کہ فتاویٰ عزیزی میں موجود ہے۔ اس میں ایک بت پرست اور ایک عالم دین کا مکالمہ ہے۔ میں من وعن وہ مکالمہ جو فتاویٰ عزیزی میں ہے ذکر کردیتا ہوں۔

ایک بت پرست نے بت سے مدد مانگی ایک عالم نے کہا شرک نہ کر۔ بت پرست نے کہا اگر میں بت کو خدا کا شریک سمجھ کر پوجوں پھر تو یقیناً شرک ہے اور اگر میں بُت کو مخلوق سمجھ کے اس کی پوجا کروں تو پھر کیسے شرک ہے عالم نے کہا۔ قرآن مجید میں متواتر آیا ہے کہ غیر اللہ سے مدد مت مانگو۔

بت پرست نے کہا۔ بنی نوع انسان پھر ایک دوسرے سے مدد کیوں مانگتے ہیں؟

عالم نے کہا۔ بنی نوع انسان زندہ ہیں ان سے سوال منع نہیں ہے اور کنہیا اور کالکا کی طرح کے تیرے بت مردہ ہیں کچھ کر نہیں سکتے۔

بت پرست نے کہا:۔ تم اہل قبور سے مدد اور شفاعت کے طلبگار ہوتے ہو تم پر بھی شرک کا فتویٰ لگنا چاہیے۔ خلاصہ یہ ہے بُت پرست نے کہا جو کچھ تمہارا اہل قبور سے مقصد ہے وہی ہمارا کنہیا اور کالکا کی مورتی سے ہے ظاہری طور پر نہ اہل قبور کی کوئی طاقت ہے اور نہ ہی بت کی اور اگر تم یہ کہو کہ اہل قبور باطنی قوت سے مدد کرتے ہیں تو کئی مقامات پر بتوں سے بھی حاجت روائی ہوتی ہے۔ اگر تم یہ کہو کہ تم اہل قبور سے یہ درخواست کرتے ہو کہ وہ خدا سے ہمارے لیے سفارش کریں تو ہم بھی بتوں سے یہی کہتے ہیں اگر اہل قبور سے مدد مانگنے کا جواز ثابت ہے تو پھر ضعیف الاعتقاد مسلمان سیتلا اور مسانی کی پوجا سے کیسے باز رہیں گے؟

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اس کا تفصیلی جواب ذکر کیا میں اس کا خلاصہ ذکر کردیتا ہوں۔ آپ نے کہا سوال میں بت پرست نے اپنی گفتگو میں چند مقامات پر دھاندلی کی ہے ان مقامات کی وضاحت سے جواب خود بخود واضح ہوجائے گا۔

نمبر1۔ مدد مانگنا اور چیز ہے اور عبادت کرنا اور چیز ہے۔

نمبر2:۔ مدد مانگنے کے دو طریقے ہیں ایک قسم ہے مخلوق کا مخلوق سے مدد مانگنا جیسا کہ نوکر اور گدا اپنی کسی مشکل میں امیر اور بادشاہ سے مدد مانگتا ہے اور عوام الناس اولیاء سے دعا کرتے ہیں کہ جناب الٰہی سے میرا فلاں مطلب پورا کروادو۔

شریعت کی روشنی میں اس طرح کی مدد مانگنا زندہ اور فوت شدہ ہر دو سے جائز ہے۔ دوسری قسم یہ ہے وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کیساتھ خاص ہے مخلوق سے نہیں ملتی بیٹا دینا، بارش نازل کرنا، بیماریاں دور کرنا عمر میں اضافہ کرنا یا اس طرح کی اور چیزوں کو کسی سے اسے مستقل سمجھ کے یوں مانگنا کہ یہ اپنی طرف سے دے گا نیت میں یہ نہ ہو کہ جناب الٰہی سے دعا یا سوال کرے گا ایسی مدد کسی سے مانگنا حرام مطلق ہے بلکہ کفر ہے۔ اگر مسلمانوں میں سے کوئی اپنے مذہب کے اولیاء سے خواہ وہ زندہ ہوں یا فوت شدہ اسی طرح کی مدد چاہتا ہے دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے (یعنی مسلمان اولیاء سے ایسی مدد انہیں مستقل بالذات سمجھ کے نہیں مانگتے بلکہ مظہر عون الٰہی سمجھ کے مانگتے ہیں جو کہ جائز ہے) برخلاف بت پرستوں کہ وہ اپنے بتوں کو مستقل بالذات سمجھ کر ہی مدد ان سے مانگتے ہیں اور اسے جائز سمجھتے ہیں۔

''وہ جو بت پرست نے کہا ہم بھی اپنے بتوں سے شفاعت چاہتے ہیں جیسا کہ تم بھی انبیاء علیہم السلام اور اولیاء سے شفاعت چاہتے ہو اس کلام میں بھی بڑا دھوکا اور فریب ہے۔ کیونکہ بت پرست بتوں سے ہرگز شفاعت نہیں چاہتے بلکہ انہیں شفاعت کا معنی ہی نہیں آتا اور نہ ہی بتوں سے مدد مانگتے وقت وہ شفاعت کے معنی کا تصور کرتے ہیں۔ شفاعت کا معنی سفارش ہے اور سفارش یہ ہوتی ہے کہ کوئی کسی کا مطلب اپنے علاوہ کسی سے عرض معروض سے پورا کروائے بت پرست بتوں سے اپنی حاجات مانگتے وقت نہ ہی یہ دل میں رکھتے ہیں اور نہ ہی بتوں سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری سفارش کیجئے اور اللہ تعالیٰ سے ہماری حاجات پوری کروایئے بلکہ بت پرست اپنے بتوں ہی سے اپنی حاجتیں مانگتے ہیں''۔

بت پرست نے جو یہ کہا ہے کہ جو تمہارا اہل قبور سے مقصد ہے وہی ہمارا کنہیا اور کالکا کی مورتی سے ہے نیز خطا در خطا ہے کیونکہ ارواح کا تعلق اپنے بدن کیساتھ جو قبر میں مدفون ہے یقینی طور پر ہوتا ہے کیونکہ وہ ایک طویل وقت انہیں ابدان میں رہی ہیں بتوں کی کوئی روح ہے نہ ہی اس مورتی کیساتھ روح کا کوئی تعلق ہے۔

وہ جو لکھا گیا ہے جب اہل قبور سے مدد طلب کرنا جائز ہے تو بعض ضعیف الاعتقاد مسلمان ''سیتلا و مسانی'' وغیرہ کی پوجا سے کیسے باز رہ سکیں گے تو یاد رکھیں اہل قبور سے مدد مانگنے اور سیتلا اور مسانی کی پوجا میں کئی وجوہ سے فرق ہے۔

(1) اہل قبور کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ صلحاء اور بزرگان دین تھے اور سیتلا اور مسانی محض وہمی ہیں ان کا وجود معلوم نہیں ہے بلکہ ظاہر یہ لوگوں کا ایک خیال ہے۔

(2) اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ سیتلا اور مسانی کا بھی وجود ہے تو ان کا تعلق شیاطین کی خبیث ارواح سے ہے جو مخلوق کی اذیت پر کمربستہ ہیں ان خبیث ارواح کی انبیاء و اولیاء کی پاکیزہ ارواح سے کیا مناسبت ہوسکتی ہے۔

(3) اہل قبور سے مدد مانگنا دعا کے طریقے سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے عرض کرکے ہماری حاجت پوری کروائیں گے جبکہ کالکا اور سیتلا وغیرہ بتوں کی پرستش اس لیے کی جاتی ہے وہ مستقل بالذات ہیں اور اللہ تعالیٰ کے محتاج نہیں بتوں کے بارے میں بت پرستوں کا یہ رویہ کفر محض ہے۔

منصف مزاج کیلئے اس موضوع پر یہ فرمان رسول ﷺ کافی ہے۔ واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی

(بخاری حدیث نمبر۶۰۸۵) (مسلم حدیث نمبر ۲۲۹۶) ''خدا کی قسم مجھے میرے بعد تمہارے مشرک ہونے کا خطرہ نہیں ہے''۔

اس حدیث شریف میں کونسے شرک کی بات ہے؟ دوسرے مقام پر جہاں اسے معین کردیا گیا ہے کہ یہ جس کا خطرہ نہیں شرک جلی ہے خفی نہیں ہے وہاں یہ بھی واضح کردیا گیا بات صرف صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نہیں بلکہ پوری امت کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حضرت عبادہ بن نُسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی جائے نماز میں داخل ہوا تو وہ رو رہے تھے میں نے پوچھا اے ابو عبدالرحمٰن رونے کی وجہ کیا ہے؟ تو حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ سے میں نے ایک حدیث سنی تھی اس کی وجہ سے رو رہا ہوں میں نے کہا وہ کونسی حدیث ہے انہوں نے کہا اس دوران کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر ایسی کیفیت ملاحظہ کی جس سے میں غمگین ہوا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں آپ کے چہرہ مبارک میں کیسی کیفیت دیکھ رہا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک امر کی وجہ سے میں رنجیدہ ہوں جس کا مجھے میرے بعد اپنی امت پہ خطرہ ہے۔ میں نے کہا وہ کونسا امر ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شرک اور شہوت خفیہ ہے حضرت شداد کہتے ہیں میں نے کہا کیا آپ کی امت آپ کے بعد شرک کرے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار میری امت کے لوگ نہ سورج کی عبادت کریں گے نہ چاند کی نہ کسی بت کی عبادت کریں گے اور نہ ہی کسی پتھر کی لیکن اپنے اعمال کیوجہ سے لوگوں کیلئے ریاکاری کریں گے میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا ریا شرک ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں ریا شرک ہے میں نے کہا شہوت خفیہ کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی صبح کے وقت روزے کی حالت میں ہوگا اسے دنیا کی شہوتوں میں سے کوئی شہوت عارض ہوجائے گی تو وہ روزہ توڑ دے گا۔

(مستدرک للحاکم جلد نمبر۵، صفحہ۴۷۰ کتاب الرقاق، حدیث نمبر۸۰۱۰)

امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح الاسناد کہا ہے۔

اس کے متعدد شواھد موجود ہیں کتب حدیث و تفسیر میں اس کو متعدد اسناد سے ذکر کیا گیا ہے اس کے تقریباً 30 سے زائد مستند مآخذ ہیں۔

نہائیت غور وخوض سے ہر منصف مزاج انسان اس نتیجہ کو حاصل کرسکتا ہے کہ اس امت کا وبال جس میں امت ڈوب جائے اور وہ امت میں رچ بس جائے وہ ہرگز شرک جلی نہیں ہے بلکہ شرک خفی یعنی ریاکاری ہے۔ ھوس زر ہے دنیا کی رغبت وغیرہ ہے۔ مگر شرک خفی یا شرک اصغر کے امت میں وجود سے امت کا اصل عقیدہ توحید برقرار رہے گا نہ تو شرک خفی سے بندہ مرتد ہوتا ہے نہ بیوی سے اس کا نکاح ٹوٹتا ہے اور نہ ہی عرف عام میں اسے مشرک کہا جاسکتا ہے ستم یہ ہوا شاید کچھ لوگوں کی یہ سیاسی مجبوری تھی کہ مخالفین کے قتل کا کوئی شرعی جواز تلاش کیا جائے۔ جرم شرک سے بڑا کوئی جرم یہ جواز فراہم نہیں کرسکتا تھا۔ اس سے دو فوائد پیش نظر تھے ایک تو مخالفین کے قتل کی سند مل جائے گی اور دوسرا اپنے آپ کو عقیدہ توحید کی معاذ اللہ ضرورت ثابت کرنے کا موقع مل جائے۔ کہ جب امت میں شرک چھا گیا ہے تو پھر خاتمے کیلئے ہماری خدمات کی ضرورت ہے۔ چنانچہ امت مسلمہ پر فتویٰ شرک جڑ دیا گیا ہے۔ چونکہ فتویٰ شرک کیلئے امت میں شرک جلی کا مواد موجود نہیں تھا تو نظریہ ضرورت کے پیش نظر شرک خفی واصغر (ریا وغیرہ) جس کا امت میں وجود تھا اسے ہی شرک جلی کہہ دیا گیا۔ شرک خفی کو شرک جلی کہنا۔ یہ معمولی جرم نہیں تھا مگر خیال کیا جارہا تھا کون اسباب کی چھان بین کرے گا؟ اور آہستہ آہستہ صرف یہ ہی نہیں کہ ہمیں دنیا مجرم نہیں سمجھے گی بلکہ محسن سمجھنا بھی شروع ہوجائے گی چنانچہ چنانچہ بڑی آسانی سے شرک خفی ہی کو شرک جلی کہہ دیا گیا اس کا ثبوت یہ ہے۔ یہ نظریہ جب ''تقویۃ الایمان'' کی شکل میں برصغیر میں لانچ کیا گیا۔ اندرون خانہ شرک خفی کے جرم پر شرک جلی کی ایف آئی ار کٹوانے کی اس دھاندلی کا اعتراف کرلیا گیا چنانچہ ایک مکتبہ فکر کے معروف عالم اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ارواح ثلاثہ طبع دار الاشاعت کراچی جس کے بارے میں کہا ہے کہ اس میں نہایت مستند حالات ہیں کے صفحہ۷۳،۷۴ میں کتاب تقویۃ الایمان کا پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا۔

مولوی اسمٰعیل صاحب نے تقویۃ الایمان اول عربی میں لکھی تھی۔ اسکے بعد مولانا نے اسکو اردو میں لکھا اور لکھنے کے بعد اپنے خاص خاص لوگوں کو جمع کیا جن میں سید صاحب مولوی عبدالحی صاحب، شاہ اسحاق صاحب، مولانا محمد یعقوب صاحب، مولوی فرید الدین صاحب مرادآبادی، مومن خاں، عبداللہ خان علوی بھی تھے اور اُن کے سامنے تقویت الایمان پیش کی اور فرمایا کہ میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اسمیں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آگئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہوگیا ہے۔ مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے جلی لکھ دیا گیا ہے ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اسکی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی۔ گو اس سے شورش ہوگی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہوجائینگے۔

یہ بات غیر مقلد عالم وحید الزمان نے ''ھدیۃ المھدی'' مطبوعہ میو پریس دہلی کے صفحہ نمبر۲۶ پہ یوں لکھی۔

''متاخرین میں سے ہمارے بعض بھائیوں نے شرک کے معاملہ میں تشدد کیا ہے اور اسلام کا دائرہ تنگ کردیا ہے''۔

انہوں نے بڑی تفصیل سے لکھا۔

''جو امور مکروہ تھے یا شرک اصغر تھے انہیں بھی شرک اکبر قرار دے دیا گیا ہے یہ دین میں غلو ہے''۔

غلو کسی طبقہ میں بھی ہو اسکی حمایت نہیں کی جانی چاہیے۔ اگر کہیں جہال مزارات پر حاضری میں غلو کریں غیر شرعی حرکات کا ارتکاب کریں انہیں روکنا اور انکی اصلاح ضروری ہے ایسے ہی ندائے یا رسول اللہ ﷺ توسل اور استمداد اہل قبور اور مزارات کی حاضری پر شرک کے تیر برسانا بھی ظلم ہے۔ یہ امور تو قرآن وسنت سے ثابت بھی ہیں اور امت کا قرون اولیٰ سے لیکر آج تک کے مسلمانوں کا معمول بھی ہے مگر اگر کوئی حرام کا بھی ارتکاب کرے تو اس کا مواخذہ حرام کے مرتکب کے لحاظ سے ہونا چاہیے نہ کہ مرتد کے لحاظ سے اگر جرم سے بڑی سزا دی جائے گی ایک تو سزا دینے والا ظالم قرار پائے دوسرا جس طبقہ میں وہ جرم ہے انہیں فکری طور پر متاثر نہیں کرسکے گا شراب نوشی پر شرک کا فتویٰ لگانا ظلم اور غلو بھی ہوگا شراب نوشی کے خاتمہ کیلئے مفید بھی نہیں ہوگا۔

آج کے کچھ مصلحین کا طریق اصلاح کچھ یوں ہی ہے کہ حرام پر شرک کی سزا سنا رہے ہیں۔

ایک مکتبہ فکر کے مفتی رشید احمد نے شرح بخاری میں تحقیق شرک کے عنوان کے تحت لکھا ہے۔

''حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی فرماتے ہیں کہ جب ہم جمعیۃ العلماء کی طرف سے مکہ معظمہ گئے تو سلطان ابن سعود سے بات ہوئی۔ میں نے کہا کہ آپ نے اہل طائف کو مباح الدم کیوں قرار دیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ قبروں کو ایسے سجدہ کرتے ہیں جیسے صنم کو کیا جاتا ہے۔ لہٰذا کافر اور مباح الدم ہیں۔ میں نے کہا کہ جب آپ کے ہاں ہر سجدہ عبادت ہے، تو ہر ساجد عابد ہوگا اور ہر مسجود معبود ہوگا تو کیا کسی زمانہ میں ایک منٹ کے لئے بھی غیر اللہ کی عبادت جائز رکھی گئی ہے؟ جواب دیا کہ نہیں۔

میں نے کہا قرآن مجید میں ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اور حضرت یوسف علیہ السلام کے والدین اور بھائیوں کے بارے میں فرماتے ہیں۔ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا۔ معلوم ہوا کہ یہ سجدہ تعظیمی تھا۔ خصوصاً جبکہ اس سے قبل حضرت یوسف علیہ السلام زنداں میں اپنے ساتھیوں کو توحید کی تبلیغ فرماچکے تھے، پھر بعد میں سجدہ بھی ہوا تو معلوم ہوا کہ یہ سجدہ تعبدی نہ تھا۔

اس پر سلطان خاموش ہوگئے اور کہا کہ میں عالم نہیں ہوں۔ نہ آپ کی تصدیق کرتا ہوں نہ تکذیب، اس بارے میں ہمارے علماء سے گفتگو کیجئے۔ علماء کا جو فیصلہ ہوگا ابن سعود کی گردن اسکے نیچے ہوگی''۔

(ارشاد القاری الی صحیح البخاری صفحہ۱۱۴، طبع ایچ، ایم سعید کمپنی کراچی)

مگر افسوس نہ آج تک وہ فیصلہ سامنے آیا اور نہ فتویٰ شرک سے امت کو ریلیف ملا بلکہ یہ فتویٰ شرک مزید زور پکڑتا چلا گیا یہاں تک حرام سے بڑھ کر مندوب و مباح امور پر بھی لگنا شروع ہوگیا آج اس کی وجہ سے امت نہایت اضطرابی کیفیت سے دوچار ہے اتحاد امت کے کسی بھی داعی کو اور وحدت امت کے کسی بھی نقیب کو اس اضطرابی کیفیت کے خاتمے کا کوئی حل ضرور نکالنا ہوگا۔

توحید باری تعالیٰ کا تقاضا ہے کہ ہم ریا اور ھوس پرستی کے خلاف جہاد کریں امریکا اور طاغوتی طاقتوں کی بجائے اللہ کا ڈر رکھیں اور لذت آشنائی سے حالات کی تلخیوں کو ختم کریں۔

اختتامی دعا پیر سید نورالحسن مشہدی نے کروائی۔